# خطۂ کشمیر: قادیانی سازشیں

## چودھری غلام عباس، شیخ محمد عبداللہ اور قادیانی تعلقات تاریخ کے آئینہ میں

## قادیانی مسئلہ کشمیر کے مجرم اعظم ہیں

قاری عبدالوحید قاسمی (صدر تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر)

لا نبی بعدی از احسان خدا است
پردہ ناموس دین مصطفیٰ است

یہ کون سا خطہ ہے جہاں فطرت کے حسن نے اپنے چہرے سے تمام نقابیں الٹ دی ہیں؟
یہ کون سا ٹکڑا زمین ہے جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے اطراف عالم سے سیاح کشاں کشاں چلے آتے ہے؟
یہ کون سی وادی ہے جسکی محبت میں ڈوب کر کسی مغل شہنشاہ نے کہا تھا۔

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

اہل دنیا اس وادی جنت نظیر کو ”کشمیر“ کے نام سے جانتے ہیں۔ کشمیر ایشیاء کے قلب میں واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ چھیاسی ہزار مربع میل ہے۔ کشمیر کے ارد گرد چار ممالک، چین، افغانستان، پاکستان اور بھارت ہیں جبکہ کشمیر اور سابق سوویت یونین کے درمیان، افغانستان کی ایک تنگ پٹی ”واخان“ حائل ہے۔ کشمیر کی کل آبادی ایک کروڑ بیس لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ اس وقت کشمیر کا ۶۳ فیصد حصہ بھارت کے غاصبانہ قبضہ میں ہے۔ جس کی آبادی تقریباً ستر لاکھ ہے۔ جبکہ آزاد کشمیر کی آبادی ایک لاکھ پچاس ہزار کے قریب ہے۔ اس وقت دنیا میں ۱۶۰ آزاد اور خود مختار مملکتیں ہیں۔ اگر ان ممالک سے کشمیر کا موازنہ کیا جائے تو دنیا کے ۹۰ ممالک سے بڑا ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے کشمیر کی سرحدوں کا زیادہ علاقہ بھارت کی نسبت پاکستان بہت زیادہ ملا ہوا ہے۔ کشمیر کی سات سو میل لمبی سرحد پاکستان سے ملی ہوئی ہے۔ آزادی سے قبل ریاست کی سڑکیں اور ریلوے کے مواصلات پاکستان سے آملتے ہیں۔ اور کشمیری مصنوعات کی سب سے بڑی منڈی راولپنڈی تھا۔ دفاعی اعتبار سے جموں و کشمیر کی پہاڑیاں وطن عزیز پاکستان کے لئے دفاعی حصار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور پاکستان میں بہنے والے سندھ، جہلم اور چناب جیسے دریاؤں کا منبع کشمیر ہی ہے۔ دریاؤں پر بھارت ڈیم بنا کر پاکستان کو بنجر بنا رہا ہے اسی لئے قائد اعظمؒ نے کہا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ اس شہ رگ کے ساتھ ہم نے اور قادیانیوں نے کیا سلوک کیا ہے یہ کوئی پوشیدہ راز نہیں رہا۔

لیکن آج اس اراضی جنت میں بھارت نے ظلم و بربریت کا محشر بپا کر رکھا ہے۔ یہ حسین وادی آگ و خون سے بھری پڑی ہے۔ کشمیری مسلمانوں کے جلے ہوئے گھروں کا دھواں اور ان کی چیخیں دنیا کے چاروں کونوں تک پھیل چکی

ہیں۔ مجاھدین کشمیر کے قدموں سے قرون اولیٰ کے مجاھدین کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی صدا سنائی دیتی ہے۔ ان کے لبوں پر نعرہ تکبیر کے ترانے ہیں ان کے دلوں مین جذبہ جہاد شوق شہادت کی تمنا مچل رہی ہے۔ ان کی نگاہیں اللہ کی نصرت پر لگی ہوئی ہیں۔ اور وہ بھارتی درندوں کو للکار للکار کر کہہ رہے ہیں۔

دبا سکو تو صدا دبا دو بجھا سکو تو دیا بجھا دو
صدا دبے گی تو حشر ہوگا دیا بجھے گا تو سحر ہوگی

گویا شہادت کے جام نوش کرنے والا ہر کشمیری مجاھد بہشت بریں میں جانے سے قبل اپنے بعد میں آنے والے مجاھدین کو یہ پیغام دیتا جارہا ہے۔

ستم کی رات سحر میں بدلنے والی ہے
فصیل دار پر دھرتے چلو سروں کے چراغ

اب غور طلب بات یہ ہے اور دیکھنا ہوگا کہ وہ کونسے لوگ ہیں وہ کونسے ہاتھ ہیں وہ کس کی سازشیں ہیں۔ جنہوں نے تحریک آزادی کشمیر کو پائمال کرتے ہوئے بھارتی بھیڑیوں کے نوکیلے دانتوں اور خونی پنجوں کی غلامی کا گہری کھڈ اور غلامی کی زنجیروں کی کڑیاں تیار کرائی اور انہیں پابہ زنجیر کرنے کے بعد ہندوؤں کے قدموں میں پھینک دیا اب اگر کوئی صاحب عقل و دانش تاریخ کشمیر کے چہرے سے نقاب اٹھاتا ہے اور ان خطرناک سازشوں کا پردہ چاک کرتا ہے تو اس کو دو خطرناک ہاتھ نظر آئیں گے جو اسلام اور پیغمبر اسلام سے بغض و دشمنی سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں ان ناپاک ہاتھوں میں سے

(۱)　ایک ہاتھ قادیانی ہاتھ ہے جس نے جھوٹی نبوت کا ڈرامہ رچا کر ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کردیا اور آج تک مسلسل ان ہی سازشوں میں مگن ہیں۔

(۲)　دوسرا ہاتھ ظالم فرنگی کا ہاتھ ہے جن کے دربار سے قادیانیوں کو جھوٹی نبوت ملی۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں مرزا کے باپ اور خاندان نے انگریزوں کا بھرپور ساتھ دیا۔ اس وقت عراق پر حملہ کے وقت بھی یہ خاندان ان کے ساتھ تھا۔ خطہ کشمیر جنت نظیر پر قادیانیوں نے ہر دور میں للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا ہے اور پھر کئی بار اس خطہ پر قبضہ کر کے قادیانی ریاست و اسٹیٹ بنانے کی سازشیں کی تھیں کیونکہ ان کی نبوت کا اندھا بیل کشمیر ہی کے گرد گھومتا ہے اس وجہ سے ان کے لئے خطہ کشمیر بہت اہم ہے۔ جتنا ان کی جھوٹی نبوت میں مرزا قادیانی کی شخصیت ہے۔ اس وجہ سے ان کو کبھی خطہ کشمیر میں سے حضرت عیسیٰؑ کی قبر ملتی ہے کبھی اسی خطہ کشمیر سے حضرت مریمؑ کی قبر ملتی ہے کبھی اسی کشمیر سے حضرت عیسیٰؑ کے کفن کے ٹکڑے ملتے ہیں۔ اور یہ قادیانیوں کا مذہبی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمانوں پر زندہ نہیں ہیں بلکہ وہ فلسطین سے کشمیر آئے تھے اور یہاں ہی فوت ہو گئے تھے اور محلّہ یار خان سری نگر میں انکا مقبرہ موجود ہے۔ اور قادیانی کہتے ہیں کہ حدیث میں جس مسیح موعود کے آنے کا ذکر کی بشارت دی گئی تھی اس سے مراد مرزا قادیانی وہ آچکا ہے۔

قادیانیوں کی خطہ کشمیر میں شروع ہی سے اتنی دلچسپی کیوں تھی اور کیوں ہے ملاحظہ فرمائیں قادیانیوں کے ایک گروہ کی تحریرات تاریخ احمدیت جلد نمبر ۶ مؤلف دوست محمد شاہد صفحہ نمبر ۴۴۵ پر بروایت مرزا بشیر الدین محمود مرقوم ہے کہ

جماعت احمدیہ کو کشمیر سے دلچسپی کیوں ہے؟

(۱) کشمیر اس لئے ہمارا ہے کہ اس میں ۸۰ ہزار قادیانی ہیں۔

(۲) وہاں مسیح اوّل دفن ہیں اور مسیح ثانی غلام قادیانی کی بڑی جماعت موجود ہے۔

(۳) جس ملک میں دو مسیحوں کا دخل ہو وہ ملک بہر حال مسلمانوں کا ہے اور مرزے کے نزدیک مسلمان صرف اور صرف اس کے ماننے والے ہیں صفحہ ۶۷۶

(۴) نواب امام دین جن کو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کشمیر کا گورنر بنا کر روانہ کیا تو ان کے ساتھ بطور مددگار مرزا غلام قادیانی کے سگے اور پکے باپ مرزا غلام مرتضٰی کو روانہ کیا تھا۔

(۵) اور ان کے استاد جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ اور ان کے خسر مولوی حکیم نورالدین بھیروی کو بطور مشیر شاہی حکیم رہے تھے۔(صفحہ ۴۳۵)

ان حقائق سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ قادیانی کشمیر میں اتنی دلچسپی کیوں رکھتے ہیں وہ خطہ کشمیر کو اپنے باپ مرزے کانے کی جاگیر سمجھتے ہیں اس وجہ سے اس خطہ کشمیر پر قادیانیوں نے قبضہ کرنے کی کئی بار کوشش کی مگر ہر بار ان کو منہ کی کھانی پڑی اور آئندہ بھی ہر ہر سازش پر پہلے سے زیادہ ذلیل وخوار ہونگے۔ شاہی محل میں رہنے پر حکیم کے مراسم جب بڑھ گئے تو راجہ نے اس کو کشتوائر جو بڑا خوبصورت کوہستانی علاقہ ہے اس کا ذمہ دار بنا دیا۔ اس پر انہوں نے سازشیں تیار کرنی شروع کردی اور قادیانی ریاست واسٹیٹ کیلئے دن رات ایک کردیئے وہاں پر قادیانی آبادکاری شروع کردی اور ملازمتیں بھی قادیانیوں کو ہی ملتی تھی فوج اور محکمہ تعلیم میں قادیانی ہی قادیانی نظر آنے لگے اور مسلمانوں کو فارغ کردیا گیا ان تمام انتظامات کے بعد قادیانی اسٹیٹ کے بگل بجانے کی تیاریاں شروع کردی اور پھر زور وشور سے مرزا قادیانی کو الہام آنے شروع ہو گئے اور وہ اس میں قادیانی ریاست واسٹیٹ کی خوابوں میں خوشخبریاں سنانے شروع کردی اور بشارتیں اور مبارکیں شروع کردی۔

دوسری طرف ان کی ان سازشوں کو مہاراجہ اور دوسرے مسلمان دیکھ رہے تھے پھر وہ وقت بھی آپہنچا کہ مہاراجہ پرتاب سنگھ نے کہا کہ ہمارے ملازم وظیفہ خور جاسوس ہم سے بغاوت کر کے اپنی الگ ریاست قائم کرنے کی منصوبہ بندی شروع کردی ہے یہ ہماری غیرت اور حاکمیت کو چیلنج ہے۔ فوراً حکم صادر فرما دیا کہ حکیم نورالدین اور اس کے چیلے ۱۲ گھنٹے کے اندر اندر ریاست کشمیر سے دفع ہو جائیں ورنہ خیر نہیں ہے۔

اب ذلت کی حالت میں حکیم نے اپنے گروہ قادیانی کو تفصیلاً اطلاع کی اور مدد کی درخواست کی اب تو ہماری ساری کی ساری سازشیں منصوبے ملیامیٹ ہو گئے ہیں وہ سارے خواب چکنا چور ہو گئے میری ملازمت بھی ختم ہوگئی کچھ کریں کچھ کریں۔ واویلا کیا تو گروہ نے کہا کہ میں تیرے لئے راتوں میں رو رو کر دعائیں کرتا ہوں یہ آرڈر منسوخ ہو جائے گا تو وہاں بھی عیش کرے گا بڑی تسلیاں دی اور کہا کہ تیرے بارے میں مجھے بہت اچھے خواب آنے شروع ہو گئے ہیں آپ فکر نہ کریں مگر چھوٹے نبی کی چھوٹی نبوت کی طرح سارے خواب بھی چھوٹے ثابت ہوئے اور حکیم نورالدین ہکلاتا بڑبڑاتا، کپکپاتا اور لڑکھڑاتا ہوا خطہ کشمیر سے اس طرح ذلیل وخوار ہو کر نکلا کہ پولیس والے ڈنڈے لہراتے ہوئے اس سے کہہ رہے تھے کہ جلدی کر خطہ کشمیر سے نکل جاؤ ورنہ ٹائم ختم ہونے سزا بھگتنے کے لئے تیار ہو جائے اپنی رفتار تیز کر وورنہ ڈنڈہ لگنے والا ہے مگر اس ذلت پر پولیس والوں کو کچھ ترس نہ آیا بڑی

مشکل سے دوڑ کر حکیم نورالدین کپڑے جھاڑتے ہوئے اپنے گھر بھیرہ پہنچا۔ اور پھر اپنے گروہ کے پاس جا کر ذلت کی ساری کہانی سنائی۔ اس کربناک صورت حال میں گروہ نے چیلے اور چیلے نے گروہ کو ملتے ہوئے کہا۔

اپنی ان حسرتوں کا ہونا تھا یہ ہی انجام
محرومیاں ملنی تھیں مفت میں ہونا تھا بدنام

خطہ کشمیر جنت نظیر پہ قبضہ کرنے کی یہ بڑی سازش بھی آخر دم توڑ گئی ان ملعونوں کی ناکامیوں کی ابتدا ہوگئی اور اب قیامت تک یہ ایسے ہی ہر سازش ہر منصوبے پر ایسے ذلیل وخوار ہوتے رہیں گے انشاءاللہ ذلت ورسوائی ان کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

قادیانی ایسی حرام ہڈی ہے کہ بار بار ذلت ورسوائی ناکامیوں کے پھر بھی باز نہیں آئے اب انہوں نے نیا روپ اختیار کر کے کشمیر کمیٹی قائم کر دی۔

مشہور قادیانی نواز سر فضل حسین کی زیر صدارت ۲۵ جولائی ۱۹۳۱ کو شملہ میں پہلا اجلاس منعقد ہوا اور ان ہی سازشوں کے تسلسل سے نئی سازش کے تحت مرزے کے بیٹے قادیانی تحریک کے سربراہ مرزا بشیر الدین کو کشمیر کمیٹی کا صدر بنا دیا گیا اور سیکرٹری جنرل قادیانی مبلغ عبدالرحیم کو بنایا گیا اور مفکر اسلام مصور پاکستان شاعر مشرق کشمیری سپوت جناب علامہ اقبال کو اس کا صرف رکن بنایا گیا اور اس کشمیر کمیٹی کا صدر دفتر قادیان میں رکھا گیا۔ اس کے بعد اب مرزا بشیر الدین ایکا یک میدان میں آ نکلے الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۱۔ اس کے بعد اب قادیانیوں کی سازشیں عروج پر پہنچ گئیں اور قادیانیوں کے مبلغین کی خطہ کشمیر کے ہر ہر شہر میں آمد شروع ہوگئی اور ان کی یہ آمد کشمیری مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے تھی اور ان مبلغین کیلئے وظیفہ تنخواہ شیخ عبداللہ کے ہاتھوں سے دیئے جاتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں: ('' کچھ شکستہ داستانیں کچھ پریشاں تذکرے''، اشرف عطاء، صفحہ ۱۳۰، ۱۳۱)

اس دوران قادیانیوں کی سرپرستی وقیادت چودھری غلام عباس کے والد کر رہے تھے جن کا خاندان پکا قادیانی خاندان تھا اور یہ بھی پکا متعصب قادیانی مبلغ تھا اور اس کے ساتھ ساتھ قادیانی سازشوں کے کچھ تلخ حقائق بھی ہیں جن کے بارے میں بعض اخبارات ورسائل بھی مضامین وخبریں شائع ہوتی اور ان تلخ حقائق کے تردید کے ذمہ داروں نے خاموشی اختیار کر کے ان تلخ حقائق کو حقائق پر مبنی کر دیا ہے۔ چنانچہ چوہدری غلام عباس ان کے والدان کے خاندان کے بارے میں المسعو د رسالہ جولائی ۲۰۰۳ء ایک مضمون شائع ہوا۔ قادیانیت آزاد کشمیر میں۔ صاحب مضمون تھے۔ ارسلان تیمور۔ انہوں نے لکھا ہے کہ وادی کشمیر کے عظیم شاعر فیض کشمیر جناب پروفیسر نذیر انجم صاحب یہ خود کشمیری ہے اور تاریخ کشمیر کا گہرا مطالعہ رکھتا ہے۔ انہوں نے ملاقات پر عجیب انکشافات کئے کہ بقول پروفیسر صاحب۔ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قادیان کے بعد قادیانیوں کا بڑا مرکز چناب نگر (ربوہ) ہے جبکہ قادیانیت نے جب پر پرزے نکالنے شروع کئے قادیان سے باہر تو سب سے پہلے انہوں نے کشمیر کے صوبہ جموں کو اپنا مرکز بنایا اور پھر وہاں پر قادیانیوں اور عیسائیوں کا ایک معاہدہ بھی ہوا۔ جس میں لکھا گیا کہ جن علاقوں میں عیسائی پادری مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کوشش کریں وہاں قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیاں شروع نہیں کریں گے اور پھر جن جن علاقوں میں قادیانی مربی ہونگے وہاں پر عیسائی پادری نہیں آئیں گے اور اس پر دونوں نے عمل نہیں کیا معاہدے کی خلاف ورزیاں عام ہوگئی خیر پروفیسر صاحب نے مزید کہا کہ قادیانی مبلغین کا جو پہلا دستہ وادی میں داخل ہوا اس میں چوہدری غلام عباس کے والد بھی بطور مبلغ شریک تھے بلکہ ان کے سرپرست

تھے پروفیسر کے بقول چوہدری غلام عباس کے والد اور پورا خاندان قادیانی تھے اور خود چوہدری غلام عباس بھی سکہ بند غالی قادیانی مبلغ تھے۔ آزاد کشمیر کی جب پہلی حکومت قائم ہوئی تو چوہدری غلام عباس کی ایما پر اکثر افسران اور وزیر قادیانی متعین کئے گئے جس کے نقصانات آج تک پوری کشمیری قوم برداشت کر رہی ہے۔ یہ ان قادیانی اور قادیانی نوازوں کی سازش کا نتیجہ ہے۔ اور جب کوئی قادیانی سرکاری افسر فوت ہو جائے تو اس کی جگہ دوسرے قادیانی ہی کو لگایا جاتا تھا وہ سلسلہ آج تک جاری و ساری ہے۔ خصوصاً کوٹلی، میر پور، مظفر آباد وغیرہ۔ اب ایسا لیڈر مسلمانوں کا لیڈر کیسے ہو سکتا ہے۔ حکومت آزاد کشمیر اور مسلم کانفرنس کو اس کی وضاحت کرنی ہوگی اور ان حوالہ جات کا تسلی بخش جواب دینا ہوگا ورنہ آئندہ کیلئے وہ ان قادیانی لیڈروں کو رئیس الاحرار نہیں کہہ سکتے نہ ان کو مسلمانوں کا لیڈر کہہ سکتے نہ ہی ان کی برسی منانی چاہئے اس دھوکہ سے پوری کشمیری قوم کو مطلع کرنا ہوگا۔

اسی طرح حال ہی میں روزنامہ صدائے چنار میں ایک خبر شائع ہوئی مئی ۲۰۱۰ میں کہ غلام عباس جماعت احمدیہ کے رکن رہے اور مالی امداد بھی لیتے تھے اور ملعون بشیر الدین کے مشورے پر قادیانیت کا پرچار کرتے تھے۔ کشمیر رائٹر فورم کے مرکزی وائس چیئرمین سردار ساجد آمین انہوں نے مزید کہا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتی کہ تحریک آزادی کشمیر کو تحریک احمدیہ نے ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور آج بھی وہ نئی نئی سازشوں نئے نئے روپ میں مسلمانوں کو مجاہدین کشمیر، کشمیری سیاسی لیڈروں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ سردار ساجد آمین نے مزید کہا کہ میرے پاس دستاویزی ثبوت موجود ہیں کہ غلام عباس قادیانی جماعت کے رکن تھے اور جماعت احمدیہ مسلم کانفرنس کو اپنا سیاسی ونگ قرار دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی سازش ہی سے چوہدری غلام عباس نے نیشنل کانفرنس سے علیحدہ ہو کر مسلم کانفرنس کا دوبارہ احیاء کیا اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ چوہدری غلام عباس نے مرزے کے بیٹے مرزا بشیر الدین سے گہرے تعلقات تھے وہ ان کے مشورے سے ہی کام کرتے تھے اسی طرح قادیانیوں کی طرف سے گزشتہ دنوں ایک کتاب بنام کشمیر کا عروج وزوال کے نام سے شائع ہوئی مولف ہیں ڈاکٹر ملک عبدالغنی اصغر جس نے اپنے دستخطوں سے سردار عتیق احمد کو وہ کتاب پیش کی۔ ۴ راگست ۱۹۹۹ء اس کتاب کو کراچی اور پورے آزاد کشمیر کے مشہور بک ڈپوں کے نام اس میں درج ہیں باغ کے دو بک ڈپو بھی اس میں موجود ہیں اس کتاب قادیانیوں اور مسلم کانفرنس کے بارے میں کیا کچھ لکھا گیا ہے خلاصہ ملاحظہ فرمائیں۔

اس کتاب میں لکھا گیا ہے کہ مسلم کانفرنس قادیانیوں کی جماعت ہے اس کے پروگراموں کے اخراجات جماعت احمدیہ برداشت کرتی تھی۔ قادیانی کشمیریوں کے محسن ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اور پھر غور بھی کریں۔

کشمیر کا عروج وزوال: مصنف ڈاکٹر ملک عبدالغنی اصغر کراچی، فروری ۱۹۹۷، صفحات ۲۵۴

آزاد کشمیر میں قادیانی سازشیں عروج پر ملاحظہ فرمائیں۔

| عبارت | حوالہ |
|---|---|
| کشمیریوں کا ایک ہی دردمند دل مرزا بشیر الدین محمود تھے۔ | ۶۶ |
| اپنے عالموں کو کشمیر روانہ کیا وہ مختلف زبانیں جانتے تھے۔ | ۶۷ |
| کشمیریوں کے محسن اعظم مرزا بشیر الدین محمود تھے۔ | ۶۹ |
| ۲۰ سال تک کشمیریوں کے محسن اعظم نے تن تنہا ان کی آبیاری کی | ۷۱ |

امام جماعت احمدیہ کی عمدہ رائے۔ ۷۴
مسلمانوں کے بیحد ہمدرد۔ رسول اللہ کی امت کے ہمدرد تمام مسلمانوں کو انکا ممنون ہونا چاہئے۔ ۷۵
آزادی پریس، آئین اسمبلی M.K، یہ مرزا کی ۲۰ سالہ محنت کا نتیجہ ہے۔ ۷۷
مسلم کانفرنس کا قیام ۱۹۳۲ء۔ ۱۵ تا ۱۷ اپتھر مسجد میں کشمیریوں کے محسن ۷۹
اس تاریخی کانفرنس کے تمام اخراجات جماعت احمدیہ نے برداشت کئے۔ ۸۰
شیخ عبداللہ نے مرزا کا پیغام جلسہ عام میں پڑھ کر سنایا۔ ۸۱
مسلم کانفرنس کے عہدیداران/ ممتاز دولتانہ کے والد نے مرزا بشیر الدین کو خط لکھا۔ ۸۳
مسلم کانفرنس کو حضرت مرزا نے قائم کر کے کشمیریوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ ۸۳
آپ کشمیریوں کی قیادت کریں اقبال سے پہلے کچھ ہوا نہ ہوگا اس کے کرتوتوں سے پہلے نقصان ہوا ہے۔ ۸۴
علامہ اقبال کو شیشہ میں اتارا گیا۔ ۸۶
شیخ عبداللہ نے مرزے کو خط لکھا ہماری امداد کی جائے کارکن روانہ کئے جائیں خط مشترکہ ۸۴
(۱) شیخ عبداللہ (۲) غلام نبی گلکار، بخشی غلام محمد (گلکار اور بخشی دونوں قادیانی تھے)
جیل جاتے ہوئے مرزے کو چوہدری غلام عباس کا خط ملا ملاحظہ فرمائیں۔ عکس ۸۷
مرزے کا استعفیٰ منظور نہیں ہونا چاہئے۔ مولانا غلام رسول مہر ۸۸
مرزے کی علیحدگی کشمیر کمیٹی کی موت ہے۔ ۸۹
اللہ نے اس صدی کے شروع سے کشمیریوں میں ایک بے لوث غمخوار وجود عطاء فرمایا مرزا صاحب ۹۲
کشمیر کمیٹی کی وجہ سے بہت سارے کام ہو گئے تھے۔ مسلم کانفرنس کا وجود بھی۔
فتح بالکل قریب تھی۔ علامہ اقبال کو شیشے میں اتار کر اہل کشمیر کی پیٹھ پر چھرا گھونپ دیا ہے۔ ۹۲
کشمیریوں کے محسن نے نیا نمائندہ وزیر اعظم کے پاس روانہ کیا۔ ۹۳
اقبال کی کشمیری کمیٹی ناکام ہوگئی۔ ۹۵
اخبار اصلاح کا اجراء ۱۹۳۴ء مرزے نے ذاتی طور پر جاری کیا۔ ۹۵
قائداعظم کو کشمیر کے حالات سے ہم نے مطلع کیا۔ ۹۶
کشمیر اسمبلی کا قیام کشمیریوں کے محسن مرزے کی رہنمائی میں خط لکھا۔ ۹۷
امام جماعت احمدیہ کا دوسرا مشورہ۔ مسلم کانفرنس کی کامیابی۔ ۹۷
شاہین کمیشن کا قیام کشمیریوں کے محسن امام جماعت احمدیہ رہنمائی و مدد ۹۹
مسلم کانفرنس کے اجلاس میں قادیانی جماعت کی خدمات کا اعتراف ۱۰۰
کشمیر میں تعلیمی میدان میں جماعت احمدیہ کی مساعی جمیلہ ۱۰۱
ریاست کے اکثر سکولوں میں قادیان سے فارغ التحصیل مولوی فاضل ٹیچر تھے۔ ۱۰۱

مسلم کانفرنس کے چوتھے اجلاس میں غلام عباس منتظم اعلیٰ نبی گلکار کی قیادت میں جلوس نکالا۔ ۱۰۳
اس حوالے سے مرزا بشیر الدین محمود نے ایک خط ہزاروں کے حساب سے تقسیم کیا۔ ۱۰۹
۱۹۳۱ جسلہ میں کشمیری لیڈروں کو القابات دیئے گئے ملاحظہ فرمائیں۔
پاکستان و کشمیر معاہدہ ۱۴۵
جمہوریہ آزاد کشمیر کا قیام۔ غلام نبی گلکار ہر دلعزیز تھے۔
اس نے مختلف ناموں سے جماعتیں بنائی تھی۔ ۱۶۱
غلام نبی گلکار انور کی مخفی شخصیت کا انکشاف ۱۳ ماہ نظر بندی ۱۹۴۹ ۱۶۵
گلکار مسلم کانفرنس ورکنگ کمیٹی کا ممبر تھا۔ (۸) وزراء کے نام۔
مقبوضہ کشمیر میں بھی انڈر گراؤنڈ قادیانی حکومت کا قیام کی سازش۔ ۱۶۶
۱۴ دسمبر ۱۹۴۷ کی سرینگر میں گلکار کو گرفتار کرلیا گیا۔ ۱۶۹
گلکار کو ایک بریگیڈیر گورنر گلگت کے تبادلے پر رہائی ملی اس پر فارسی نظم ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۷۵
۱۹۷۴ میں جماعت احمدیہ کے ۴۰ لاکھ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ۱۸۲
آزاد کشمیر کے لیڈروں کا کردار ۱۸۵
معاہدہ کراچی نقل سردار ابراہیم نے اس کو جعلی معاہدہ قرار دیا تھا۔ ۱۸۷
غلام نبی گلکار انور کون تھا۔ ۱۹۰
کشمیر ریپبلکن پارٹی اور گلکار۔ ۱۹۳
سردار قیوم خان حریت پسند لیڈروں کے خلاف یحیٰ حکومت کو بلیک میل کیا۔ ۲۱۷
۱۹۴۹ کی غلامی کی دستاویز جو بانی پاکستان کی وفات کے بعد فوراً منظوری کی گئی نقل حاضر ہے۔ ۲۲۳،۸۲۲
سردار عبدالقیوم خان کا وہ خط جو انہوں نے شیخ عبداللہ وزیر اعظم بننے پر لکھا۔ ۲۳۸
قائد اعظم کے حکم پر کشمیر میں مسلم لیگ کی شاخیں قائم کی۔ ۲۵۱
سردار قیوم خان ۱۹۴۷ میں اسرائیل میں تھے کوئی پہلی گولی نہیں چلائی۔ ۲۵۲
قائد اعظم خود مختار کشمیر چاہتے تھے۔ ۲۵۲
سردار محمد عبدالقیوم خان اور دوسرے مسلم کانفرنس لیڈروں کے غیر ملکی دورے کینڈا اور دوسرے قادیانی کراتے ہیں۔
اخباری رپورٹ ملاحظہ فرمائیں۔

چوہدری غلام عباس کے علاوہ دوسرے لیڈران کشمیری قوم بھی قادیانیوں کے وظیفہ خور تھے جن میں سے شیخ عبداللہ سرفہرست ہیں ان کے بارے میں جب ۳ر اکتوبر ۱۹۳۱ کو گرفتار ہوئے شیخ عبداللہ تو برطانوی ریزیڈنٹ نے اپنی سرکاری اطلاع میں شیخ عبداللہ کو قادیانی لکھا۔ ملاحظہ کریں۔ حکومت ہند فائل ۳۵ رپورٹ مرسلہ ۳ر اکتوبر ۱۹۳۱ انڈیا آفس ریکارڈ ۱۔ ۲۹۔ ۸۰۔ ۷ اور آئن کو پلینڈ ص ۲۳۶ پر لکھا ہے کہ اس وقت قادیانیوں کے ۱۳ اہم ایجنٹ تھے۔ (۱) جمال الدین خواجہ کمال الدین خواجہ کا

بھائی (۲) دربار کا پبلک انسٹرکشن کا منظّم (۳) شیخ عبداللہ

قادیانیوں نے خطہ کشمیر پر قبضہ کرنے کے لئے چاروں اطراف سازشوں کا جال لگا دیئے تھے اور وہ ان سیاسی لیڈروں کو اس جال کے ذریعہ شکار کرتے تھے اور کئی لیڈر اُس وقت شکار ہوئے اور کچھ آج بھی شکار ہو رہے ہیں اور اسرائیل کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ مسلم کانفرنس کی طرف سے یہ مطالبہ بھی قادیانی اور یہودی لابی ہی کی سازش تھی بہرحال اس وقت جب کشمیر کمیٹی کے ذریعہ سازش کی تو فرزند کشمیر مصور پاکستان شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ کی فراست نے کام کیا اس لئے کہ قادیانیوں کے معاملات میں وہ بطل جلیل خطہ کشمیر کی آبرو عظیم محدث علامہ محمد انور شاہ رحمۃ اللہ کے شاگرد بن چکے تھے انہوں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے لئے ایک خط لکھا کہ آئندہ کیلئے کوئی بھی قادیانی کشمیر کمیٹی کا صدر نہیں بن سکتا یہ علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ بول رہے تھے پھر قادیانیوں نے مصور پاکستان کے خلاف طرح طرح کے الزامات لگائے مگر اس وقت تک علامہ محمد انور شاہ رحمۃ اللہ کام مکمل کر چکے تھے اب علامہ اقبالؒ اور قادیانیت ایک مستقل مضمون بن چکا تھا اور آج تک لکھا جا رہا ہے اور آئندہ بھی لکھا جائے گا علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ اور مصور پاکستان کے ماننے والے قادیانیوں کی کسی بھی سازش کو کشمیر بلکہ پوری دنیا میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اور اسی طرح کی ایک مضمون ۱۶/اکتوبر ۱۹۹۳ نوائے وقت میں حبیب جالب کنیڈا کا شائع ہوا۔ سردار عبدالقیوم کا دوسرا چہرہ: انہوں نے تفصیلاً لکھا کہ سردار قیوم اور مسلم کانفرنس کے غیر ملکی دورے قادیانی کراتے ہیں۔ کنیڈا میں سفارت خانے کا افسر عارف کمال سفارت کار خالد مسعود کشمیری دونوں پکے قادیانی ہیں اسی طرح امریکہ کے قادیانی بھی سردار قیوم خان کے دوروں کے انتظامات کرتے رہتے ہیں اور پھر وہاں قادیانیوں کے ساتھ ساتھ بھارتی ایجنٹ بھی موجود ہوتے ہیں مسلم کانفرنس اور سردار قیوم خان کے لئے خصوصی فنڈ جمع کئے جاتے ہیں اور یہ کنیڈا امریکہ برطانیہ کے قادیانی سارے کے سارے خودمختار کشمیر کے قائل ہیں ان میں اکثر لبریشن فرنٹ کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک طرف الحاق پاکستان کا نعرہ لگانے والے مسلم کانفرنس کے ذمہ دار دوسری طرف خودمختار کا نعرہ لگانے والے قادیانی جیالوں سے دعوتیں اور نذرانے قبول کرنا اس کے پس پردہ کیا محرکات ہیں کشمیری قوم اس کی وضاحت کی منتظر ہے مگر دوسری طرف سے خاموشی کیوں؟

روزنامہ مرکز اسلام آباد میں بتاریخ ۲۰/دسمبر ۱۹۹۵ء میں ایک کشمیر سروے رپورٹ شائع ہوئی تھی جس میں آزاد کشمیر میں قادیانیوں کے حوالے سے لکھا گیا تھا مگر سابقہ روایات کو پیش نظر حکومت آزاد کشمیر نے خاموشی کا روزہ نہیں کھولا تھا اور آج تک طویل روزہ رکھا ہوا ہے۔ اس سروے رپورٹ میں لکھا گیا تھا کہ درویش وزیراعظم سردار محمد عبدالقیوم خان قادیانیوں کے حوالے سے چشم پوشی قادیانی الگ ریاست کے لئے کوشاں ہیں اور یہ بھی لکھا گیا کہ وزیراعظم سردار محمد عبدالقیوم خان کا حال ہی میں مستعفی ہونے والا مشیر قادیانی ہے اس کے بعد وہ سمندر پار ایک یورپی ملک میں قادیانی ہونے کی بناء پر سیاسی پناہ حاصل کی ہے۔

قادیانیوں کے گروہ نے جب تیسری بار کشمیر یاترا کیا۔ ۱۹۲۹ء جون تو قادیانیوں کیلئے ایک خصوصی ہدایت نامہ جاری کر دیا کہ قادیانی کارکن ہر اس جماعت کی صفوں میں گھس جائیں جس کسی کی بھی مستقبل میں سیاسی قیادت آنے کے مواقع ہوں۔ اور اس وقت انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں الگ ریاست دی جائے۔ یہ خیال انکا کشمیر ہی کے متعلق تھا مگر

خواب پورا نہ ہوسکا۔ قادیانیوں کی سرکاری تاریخ میں شیخ عبداللہ کے خطوط کی نقل دی گئی ہے جسمیں لکھا گیا تھا کہ ہماری مالی امداد کی جائے ہم آچکے ہیں۔ ۱۹۳۳ء، ۱۹۳۴ء میں مرزا محمود نے شیخ عبداللہ کے لئے حمایت کا اعلان کیا اور اس کے حق میں کتاب بھی لکھی حقیقت حال وغیرہ ۱۹۳۴ء سری نگر کے اسلام اخبار میں مرزا محمود کا ایک خط شائع ہوا تھا جس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ شیخ عبداللہ ایک فعال احمدی ہے۔ قادیان میں ان ملعونوں کا جاسوسی نیٹ ورک موجود تھا اور آج بھی ہے۔ آج تو پاکستان میں بھی ایک مضبوط نیٹ ورک موجود ہے۔ جو بلیک واٹر کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ اُس وقت پنجاب رجمنٹ میں دوسرے غیر مسلموں کے ساتھ قادیانی ایک طویل فہرست رکھتے تھے۔ مرزا شریف قادیانی اس کا کپتان تھا۔ اس کا بیٹا مرزا داؤد خیبر ایجنسی میں کرنل تھا۔ الفرقان بٹالین قادیانی نوجوانوں پر مشتمل بنائی گئی جنہوں نے فوج کی وردیاں پہن کر قتل وغارت کی انتہا کردی تھی آخر خان لیاقت علی خان نے اس کو توڑ دیا جس کی وجہ سے ان کو قادیانی نے شہید کر دیا تھا۔ تمام قادیانی پاکستان کے بارے میں زہرالود خیالات رکھتے ہیں۔ اور حبیب جالب نے لکھا ہے کہ برطانیہ امریکہ کینڈا میں مسلم کانفرنس کے ذمہ دار اکثر قادیانی ہیں اور دوسری طرف وہ بھارتی ایجنٹ بھی ہیں دھرا کام کرتے ہیں۔ یہ تو تھا مختصر قادیانیوں کی سیاسی چال کشمیر کے متعلق جس کی بنیاد شیخ عبداللہ اور چوہدری غلام عباس اور ان کے والدان کا خاندان تھا۔ اب مختصر کشمیر کے متعلق قادیانیوں کے نام نہاد مذہبی عقائد ملاحظہ فرمائیں۔ قادیانی کوٹلی کے مربی اسد اللہ قریشی نے سوالات کے جوابات کتاب لکھی جس میں خود سوال اور جوابات لکھے اور ۳ دن مسلسل ۲۴ تا ۲۶ نومبر ۱۹۶۶ کوٹلی میں جلسہ کیا اور کفر بکتے رہے۔

سوال: مرزے نے لکھا ہے کہ عیسیٰؑ مخفی طور پر کشمیر آئے تھے قرآن میں اس کا ذکر ہے۔

جواب: سورۃ مومنون کی اس آیت میں اسکا ذکر موجود ہے ترجمہ یعنی ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو نشان بنایا اور دونوں کو ایک اونچی پہاڑی جگہ کی طرف پناہ دی جو آرام والی اور چشموں والی جگہ ہے۔ وہ کشمیر ہے۔

سوال: کیا اگر عیسیٰؑ کشمیر آئے تو عیسائیت پھیلتی اس کا کوئی ثبوت ہے۔

جواب: وہاں قدیم کشمیر میں عیسائیت عام تھی جب اسلام آیا تو سب نے اسلام قبول کرلیا تھا۔

سوال: کیا قرآن پاک کی کسی آیت میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں نبوت مل سکتی ہے؟

جواب: ہاں قرآن پاک کی کئی آیات میں ارشاد ہے سورۃ نساء رکوع نمبر ۹

سوال: کیا بانی احمدیہ نبی تھے؟

جواب: ہاں وہ امتی نبی تھے۔ اور جو مسلم شریف میں حدیث آئی ہے اسمیں چار دفعہ ان کو نبی اللہ کہا گیا قادیانیوں کی ان طوفانی سازشوں منصوبوں کے سامنے اگر کسی نے سد سکندری کڑی کی ہے یا دیوار چین حائل کی ہے تو وہ خطہ کشمیر کے عظیم محدث عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ ہی تھے جنہوں نے کہا کہ جب سے اس فتنہ نے سر اٹھایا ہے مجھے ۶ مہینے تک رات کو نیند نہیں آئی اور مرض الموت کے وقت اپنی چارپائی اٹھوائی اور دارالعلوم دیوبند کی مسجد کے قریب محراب کے پاس رکھوا کر آخری وصیت ارشاد فرمائی کہ تاریخ اسلام کا میں نے جس قدر مطالعہ کیا ہے اس کی بنیاد پر میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ چودہ سو سالہ تاریخ کے اندر اس فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں آیا۔ مسلمانو! اگر

نجات اخروی اور شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہو تو مسلمانوں کو اس فتنہ ارتداد سے بچاؤ اور اپنی ساری قوتیں اس میں صرف کریں یہ ایک ایسا جہاد ہے جس کا بدلہ جنت ہے اور میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔

دوسرے نمبر پر ان کے اس حوالے کے شاگرد مصور پاکستان فرزند کشمیر شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ نے اہم کردار ادا کیا اور سب سے پہلے مطالبہ کیا کہ قادیانی اور مسلمان الگ الگ ہیں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور مزید فرمایا کہ قادیانی اسلام ملک دونوں کے غدار ہیں۔ یہ یہودی چربہ ہیں اور فرمایا

لانبی بعدی از احسان خدا است
پردہ ناموس دین مصطفیٰ است

تیسرے نمبر خطہ کشمیر کے بطل جلیل مغل برادری کے چشم و چراغ مسلمانوں کے محسن ہیرو جناب میجر محمد ایوب شہید رحمۃ اللہ ہیں جنہوں نے سچا عاشق رسول ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے ۲۹/اپریل ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر اسمبلی سے ایک قرارداد کے ذریعہ ان قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوا کر سعادت دارین حاصل کی ہے۔اور خواتین میں سے سعیدہ خاتون نے بھی اس قرارداد پر دستخط کر کے عورتوں میں اول نام پیدا کیا ہے۔ خطہ کشمیر کے غلام غوث ہزاروی، خطہ کشمیر کے امیر شریعت حضرت مولانا امیر زمان رحمۃ اللہ نے فتنہ مرزائیت لکھ کر قادیانیوں کی سازشوں کو بے نقاب کیا۔اور پھر اپنے بھائی مولانا عبدالرحیم سمیت ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ ایک سال جیل کاٹی تھی۔خطہ کشمیر چونکہ انگریز کے خلاف جہاد میں مصروف تھا اور آج پون صدی سے اس جہاد کے سلسلہ کو جاری وساری کئے ہوئے ہیں تو اس جہاد کے خلاف قادیانیوں کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال　　دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے　　دین کے لئے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے　　اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد　　منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۳۹، مصنف مرزا قادیانی)

اب ان حقائق کے بعد مقبوضہ کشمیر میں نیشنل کانفرنس کے ذمہ دار اور آزاد کشمیر کے مسلم کانفرنس کے ذمہ داران حقائق کے بارے میں وضاحت کریں اور جوان دونوں لیڈروں سے شیخ عبداللہ، چوہدری غلام عباس سے برأت کا اعلان کریں ورنہ کل قیامت کے دن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نہیں ہوگی۔

توڑ اس دست جفاکش کو یا رب　　جس نے روح آزادی کشمیر کو پائمال کیا
سچے نبی کا اقرار ضروری ہے　　جھوٹے نبی کا انکار ضروری ہے
ختم نبوت کی نگری میں چور گھسے　　نگری والے ہوں بیدار ضروری ہے
نہیں ہے یہ جز و ایمان بلکہ ہے بنیاد ایمان　　نہ ہو جس کا یہ ایمان وہ اہل ایمان